THE SCHOLAR
Islamic Academic Research Journal
ISSN: 2413-7480(Print) 2617-4308 (Online)
DOI:10.29370/siarj
Journal home page: http://siarj.com

حرمتِ رضاعت کے سلسلے میں مختلف فقہائے کرام کے نقطہائے نظر: تقابلی مطالعہ

DIFFERENT OPINIONS OF JURISTS CONCERNING UN MARRIAGEABILITY DUE TO BREAST-FEEDING: A COMPARATIVE STUDY

1. **Zafar Hussain Shah**
Ph.D. Research Scholar, Department of Comparative Religion and Islamic Culture University of Sindh, Jamshoro
Email: zafarshah1251747@gmail.com
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0003-0841-3355

2. **Bashir Ahmed Rind**
Associate Professor, Department of Comparative Religion and Islamic Culture University of Sindh, Jamshoro
Email: bashir.rind@usindh.edu.pk
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0001-6555-4301

To cite this article:
Shah, Zafar Hussain, and Rind Bashir Ahmed. "DIFFERENT OPINIONS OF JURISTS CONCERNING UN MARRIAGEABILITY DUE TO BREAST-FEEDING: A COMPARATIVE STUDY." The Scholar Islamic Academic Research Journal 8, No. 2 (December 31, 2022)
To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue15urduar4

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 8, No. 2 || July -December 2022 || P. 47-70
Publisher	Research Gateway Society
DOI:	10.29370/siarj/issue15urduar4
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/issue15urduar4
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2022-12-31

CC BY NC SA
Open Access

حرمتِ رضاعت کے سلسلے میں مختلف فقہائے کرام کے نقطہائے نظر: تقابلی مطالعہ

DIFFERENT OPINIONS OF JURISTS CONCERNING UN MARRIAGEABILITY DUE TO BREAST-FEEDING: A COMPARATIVE STUDY

. Zafar Hussain Shah, Bashir Ahmed Rind

ABSTRACT:

Islam has allowed breastfeeding, feeding child with the milk of a woman other than its mother. Because it may be needed in such condition Islam allows child to be nursed by any other woman so that child can be nourished properly. According to this, the Islamic Shariah commandments are proven; for example, a mother-son relationship is established between a breastfeeding woman and a breastfeed child, due to which all the relationships connected with the breastfeeding woman are associated to this child as well. On the one hand a relationship of un marriageability is established between them, due to which marital relation between them is illegal, on the other hand, veil orders are also lifted in front of such child. Most of the jurists are in agreement in most of the issues of Radha's,(breastfeeding)but in some issues they have different point of views, so in this paper, the viewpoints of different jurists and their arguments have been researched. In this regard, mainly the Qur'an and Sunnah are the primary sources. While various books of jurists and related material have also been taken from five school of thoughts, ie Hanafiah, Shafaiah, Malikiah, Hanbliah and Shiah.

KEYWORDS: Hurmat, Rad'at,Rad'ia,Murd'ia, Ijma.

کلیدی کلمات: حرمت، رضاعت، رضیع، مرضع، اجماع۔

تعارف:

جو لوگ کسی نہ کسی مذہب پر یقین رکھتے ہیں ان کے ہاں کچھ رشتے مقدس ہوتے ہیں جن کے ساتھ یا تو ہر صورت میں نکاح حرام ہوتا ہے یا کسی وقت تک نکاح حرام ہوتا ہے۔اسی طرح اسلام نے بھی کچھ رشتوں کو مقدس ٹھہرایا ہے جن کے ساتھ ہمیشہ کے لیے یا کچھ موانع کی وجہ سے کچھ عرصے کے لیے عقدِ نکاح کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ان رشتوں میں سے ایک رضاعی رشتہ بھی ہے، جس کا مطلب ہے کہ اگر کوئی بچہ یا بچی اپنی ماں کے علاوہ کسی اور عورت کا دودھ پی لے تو وہ عورت اس بچے یا بچی کی ماں بن جاتی ہے اور اس عورت سے وابستہ رشتے اس بچے یا بچی کے رشتے بن جاتے ہیں۔

اس بات پر تو تمام فقہائے اسلام کا اتفاق ہے کہ رضاعت کی وجہ سے وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں البتہ اس بات میں اختلاف رہا ہے کہ بچہ یا بچی کتنا دودھ، کتنی مرتبہ، کتنا عرصہ یا کتنی عمر تک، کونسی صفات کی عورت کا پیئے تو حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی اور خود رضاعت کے ثبوت کے لیے کونسی گواہی معتبر ہے اور کونسی معتبر نہیں۔اس تحقیقی مقالے میں اہلِ سنت واہلِ تشیع کے فقہاء کرام کے اس اختلاف کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کیا گیا ہے اور ان کے دلائل کا قرآن وسنت کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے۔مختلف فقہاء کے نقطہاءِ نظر اور ان کے دلائل کو قرآن وسنت کے بعد ان کی مستند کتب یا مذاہب اربعہ وخمسہ پر لکھی گئی کتب سے لیا گیا ہے۔

رضاعت کا مطلب:

لفظ رضاعت، رضع کے مادہ سے مشتق ہے جس کے لفظی معنی ہیں پستان سے چوس کر دودھ پینا، اصطلاحاً رضاعت سے مراد کسی عورت کا کسی بچے یا بچی کو دودھ پلانا، خواہ پستان سے، خواہ دودھ نکال کر کسی برتن وغیرہ کے ذریعے پلانا۔

دودھ پلانے والی عورت کو مرضعہ اور دودھ پینے والے بچے کو رضیع اور دودھ پلانے والی عورت کے شوہر کو فحل یا صاحبِ لبن کہا جاتا ہے۔[1] اگر کوئی عورت کسی اور کے بچے کو رضاعت کی تمام شرائط کے ساتھ دودھ پلاتی ہے تو ایسی صورت میں وہ بچہ دودھ پلانے والی عورت اور اس کے شوہر کا رضاعی بیٹا یا بیٹی اور ان کے دوسرے بچوں کا رضاعی بھائی

---

[1] Luis Ma'luf Al-Yasu'I,Al-Munjid, Translator in Urdu,Molana Sa’d Hassan Khan Yousufi and others, Karahi, Darul Isha’t,Ed.11th,1994 AD,p.389

[1]Al Jazari, Abdul Rehman, Kitab Ul Fiqh Ala Al Mazahib Arba’a, Beirut, Dar Ihya-i- al Turath Al Arabi,Ed.7th,1986,v.4,p250

یا بہن، بن جاتا ہے۔ مطلب کہ نسب کی وجہ سے جو رشتے کسی بچے پر حرام ہوتے ہیں وہ تمام رشتے کسی عورت کا دودھ پینے کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں۔[2]

حرمت رضاعت کے سلسلے میں وارد آیات واحادیث:

قرآن اور سنت میں ایسے بچے یا بچی کو جسے کسی عورت نے دودھ پلایا ہو، نکاح کے حوالے سے، اپنے سگے بچے یا بچی کی حیثیت دی گئی ہے، کیونکہ ایسا بچہ یا بچی اس عورت اور اس کے شوہر کے جسم کا حصہ بن جاتے ہیں۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

وَأُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيٓ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوٰتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ[3]

"وہ مائیں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی (دودھ شریک) بہنیں۔ (تم پر حرام ہیں یعنی ان سے نکاح نہیں کر سکتے)"

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

انه تعالیٰ نص فی هذه الآیة علی حرمة الامهات والاخوات من جهة الرضاعة[4]

"اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں صراحت کر دی ہے کہ رضاعی ماں اور رضاعی بہن سے نکاح کرنا حرام ہے"

قرآنِ کریم میں صرف رضاعی ماں اور رضاعی بہن کا ذکر ہے، رضاعت کی وجہ سے باقی رشتوں کا کیا حکم ہے، اس حوالے سے قرآن مجید خاموش ہے البتہ باقی رشتوں کے حوالے سے صحیح سنت میں ہمیں ہدایات ملتی ہیں، چنانچہ رسولِ اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

یحرم من الرضاعة ما یحرم من النسب[5]

[3] Soorah Nisa: 23

[4] Alrazi Fakhruddin,Al Tafseer Al Kabeer, under the Tafseer soorah Nisa, Verse:23,Link:https://quran-tafsir.net/alrazy/sura4-aya23.html#alrazy, Date:12/1/2022

, AD ,2000ndrul Salam, Ed.2dh, DaiaQushairi Muslim bin Hajjaj, Al Sahih, R [5] p.614,Hadith No.3579, Bukhari Muhammed bin Ismail, Al Sahih, Riadh, Darul Salam, Ed.2nd, 1999 AD, p 912,Hadith No.5099,Nasai Ahmed bin Shoaib, Al

"رضاعت کی وجہ سے وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں"

یہ روایت اہلِ سنت واہلِ تشیع کی تمام حدیثی کتب میں مختلف الفاظ کے ساتھ پائی جاتی ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے: انّ الرضاع لحمة کلحمة النسب[6].

"رضاعت کے ذریعے جو رشتہ ہوتا ہے، وہ نسب کے رشتہ کی مانند ہے"

ایسی متفق علیہ روایات کی وجہ سے علامہ ابن رشد مالکی فرماتے ہیں:

"جمہور فقہائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رضاعت کی وجہ سے وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں؛ مطلب کہ دودھ پلانے والی عورت، بچے کے لیے ماں کی طرح بن جاتی ہے، اور اس کا شوہر اس کے باپ کی طرح بن جاتا ہے، اس لیے رضاعی ماں باپ اور ہر وہ رشتہ جو نسبی ماں باپ کی وجہ سے حرام ہوتا ہے وہی رضاعت کے تعلق کی وجہ سے بچے پر حرام ہو گا۔"[7]

فقہا کے درمیان اختلافی مسائل اور کے دلائل:

اس حد تک تو اہلِ سنت واہلِ تشیع کے جمیع فقہا کا اتفاق ہے کہ رضاعت کی وجہ سے وہی رشتے نکاح کے لیے حرام ہوں گے جو نسبی تعلق کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں البتہ اس سیاق میں کچھ مسائل میں علما کا باہمی اختلاف ہے، جن میں نو اصولی نوعیت کے مسائل ہیں:

1۔ دودھ کی کتنی قدار وجہِ حرمت بنتی ہے۔

2۔ رضاعت کی عمر یعنی کتنی عمر تک بچہ دودھ پیئے تو حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی۔

Sunan, Riadh, Darul Salam, Ed.1st,1999 AD,p.456, Hadith No.3303, Asbahi Malik bin Anas, Al Muwatta, Karachi,Publ: Al Bushra, 2002 AD,p 599, Kulaini Abu Jafar Muhammed bin Yaqub bin Ishaq, Tehran, Darul Kutub Al Islamiah, Ed.6th,1387 H.SH, v.5.p442

[6] Faiz Kashani Myhammed Muhsin bin Shah Murtaza, Tafseer ul Safi,Faculty of Fiqh, University of Kufah, 2008 AD, v.1, p 435, under the tafseer of Soorah Nisa, verse: 23

[7] Ibn-i-Rushd Muhammed bin Ahmed Al Qurtabi, Bidayatul Mujtahid w Nihayatul Muqtasid, Qadimi Kutub Khanah Karachi, p 462

3۔جب بچہ مدتِ رضاعت سے پہلے دودھ چھوڑدے اور پھر مدتِ رضاعت میں کسی عورت کا دوبارہ دودھ پی لے تو کیا حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی یا نہیں۔

4۔کیا رضاعت میں پستان سے چوس کر دودھ پینا ضروری ہے کہ نہیں۔

5۔کیا دودھ میں پانی وغیرہ کی ملاوٹ معتبر ہے یا نہیں۔

6۔کیا دودھ کا حلق کے ذریعے معدے تک پہنچنا معتبر ہے یا نہیں۔

7۔کیا دودھ پلانے والی کا شوہر، جسے فحل یا صاحب لبن کہتے ہیں، باپ کے درجے میں ہو گا کہ نہیں۔

8۔رضاعت کا ثبوت یعنی رضاعت کیسے ثابت ہو گی۔

9۔دودھ پلانے والی کی صفت۔[8]

اب ہم ہر ایک اختلافی مسئلے کے بارے میں فقہا کی آراء اور ان کے دلائل ذکر کرتے ہیں:

1۔دودھ کی کتنی قدار وجہِ حرمت بنتی ہے۔

اس بارے میں حضرت علی، ابن مسعود، ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنھم کا کہنا ہے کہ مدتِ رضاعت میں دودھ جتنی مقدار میں بھی بچہ پیئے گا، حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی، خواہ تھوڑی مقدار میں پیئے یا زیادہ مقدار میں، خواہ ایک مرتبہ پیئے یا کئی مرتبہ پیئے۔اما مالک اور اس کے ساتھی، امام ابو حنیفہ اور اس کے ساتھی، سفیان ثوری اور امام اوزاعی کا بھی یہی نقطۂ نظر ہے۔[9] علامہ علی بن ابی بکر المرغینانی لکھتے ہیں:

قلیل الرضاع وکثیرہ سواء اذا حصل فی مدۃ الرضاع یتعلق بہ التحریم[10]

"رضاعت کم اور زیادہ مساوی ہے جب کہ مدتِ رضاعت میں ہو یعنی بچہ مدتِ رضاعت کے دوران کسی عورت کا تھوڑا دودھ پیئے یا زیادہ ہر صورت میں حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی

[8] Ibid, p 462-466, Shaikh Muhammed Jawwad, Alfiqh Ala Al Mazahib Al Khamsah, Qum, Iran, Ed 1st, 1386 AH,v.2,p 51

[9] Ibid, p 462

[10] Marghinani Abu Al Hassan Ali bin Abi bakar, Alhidayah, Maktabah shirkat-i-Ilmiah, bairoon Buhar Gate Multan, v.2.p350

اس نقطۂ نظر کے فقہاء کرام قرآنِ کریم کی اس آیت سے استدلال کرتے ہیں

وامھاتکم اللاتی ارضعنکم[11]

"اور وہ مائیں بھی تم پر حرام ہیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے"

ان کا استدلال اس طرح ہے کہ اس آیت میں مطلقاً کہا گیا ہے کہ جن عورتوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے وہ تم پر حرام ہیں۔ اس میں یہ کوئی قید نہیں کہ ایک بار دودھ پلایا یا کئی بار دودھ پلایا، ایک دن دودھ پلایا یا کئی دن دودھ پلایا، پیٹ بھر کر بچے نے دودھ پیا یا ایک دو چسکی دودھ پیا، جب بچے نے دودھ پیا اور اس کے پیٹ میں پہنچا تو پھر ہر صورت میں حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی۔

اب اگر کسی خبرِ واحد میں کوئی قید لگائی گئی ہے تو اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا کیونکہ خبر واحد کے ساتھ کتاب اللہ کی مطلق آیت کو مقید نہیں کیا جا سکتا۔

اس سلسلے میں دوسرا نقطۂ نظر یہ ہے کہ دودھ کی مقدار کا تعین ہونا چاہیے۔

اس نقطۂ نظر والے پھر تین گروہوں میں منقسم ہو جاتے ہیں:

ایک گروہ کے نزدیک ایک یا دو مرتبہ پستان چوسنے سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ تین مرتبہ یا اس سے زیادہ چوسنے سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ امام ابو عبید اور ابو ثور شافعی کا یہی قول ہے۔

دوسرے گروہ کے نزدیک پانچ مرتبہ دودھ پینے سے حرمتِ رضاعت ثابت ہوتی ہے۔ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا یہی مسلک ہے۔

تیسرے گروہ کے نزدیک دس بار دودھ پینے سے حرمتِ رضاعت ثابت ہوتی ہے۔[12]

فقہائے کرام کے اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ اس سیاق میں کچھ روایات وارد ہیں جو اگرچہ باہم متعارض ہیں مگر دودھ پینے کی مقدار کا تعین کرتی ہیں، جیسے ام الفضل رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں:

لاتحرم الرضعة او الرضعتان او المصة او المصتان[13] وفی روایة لاتحرم الاملاجة والاملاجتان[14]

---

[11] Soorah Nisa: 23

[12] Aljazri, Kitab ul Fiqh, v.4, p 256, Ibn-i- Rushd, Bidayatul Mujtahid, p.462, Shaikh Muhammed Jawwad, Alfiqh Ala al Mazahib Al Khamsah, v.2, p.52

[13] Qushairi Muslim bin Hajjaj, Al Sahih, Chapter Ridh'a, Hadith No 1451, Ibn –i-

"ایک یا دو مرتبہ دودھ پینے سے یا ایک یا دو بار چسکی لینے سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوتی، ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں: ایک یا دو بار پستان منہ میں ڈالنے سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہو گی"

اس سے ظاہر ہے کہ ایک دو چسکی لینے یا ایک دو مرتبہ دودھ پینے یا پلانے سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہو گی۔ اس کا برعکس مفہوم یہ ہے کہ اس سے زیادہ مرتبہ دودھ پینا چاہیے تبھی حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی یعنی دو مرتبہ سے زیادہ پھر تین، چار، پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ بچہ دودھ پیئے تب رضاعت ثابت ہو گی۔

اس سیاق میں سہلہ بنت سہیل کی ایک روایت سالم کے حوالے سے ہے جسے اس نے متبنیٰ بنایا ہوا تھا یعنی لے پالا تھا، آپ ﷺ نے اسے فرمایا تھا:

ارضعیه خمس رضعات فیتحرم[15]

"سالم کو پانچ مرتبہ اپنا دودھ پلا دو تو وہ آپ کا رضاعی بیٹا بن کر محرم ہو جائے گا (پھر اس کے گھر آنے جانے میں آپ کے شوہر کو کوئی اعتراض نہیں رہے گا)"

ایک دوسری روایت ام المؤمنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے:

كان انزل فى القرآن عشر رضعات معلومات فنسخ من ذالك خمس وصار الى خمس رضعات معلومات، فتوفى رسول الله ﷺ والامر على ذالك[16]

"قرآن مجید میں یہ بات نازل کی گئی تھی کہ دس مرتبہ دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت ہو گی، پھر پانچ کو منسوخ کیا گیا، اور باقی پانچ ہی حرمت رضاعت کے لیے معلوم رہیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ رحلت فرما گئے اور حکم پانچ تک ہی محدود رہا"

مذکورہ روایات کا خلاصہ یہی نکلتا ہے کہ پانچ مرتبہ دودھ پینے سے حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا پانچ مرتبہ دودھ پینے پر حرمتِ رضاعت کا فتوی دیتی تھیں، اور یہی نقطۂ نظر تھا کچھ ازواج مطہرات کا، امام شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی مسلک ہے۔[17]

Rushd, Bidayatul Mujtahid, p.462

[14] Sahih Muslim, p 617, Hadith No. 1451

[15] Asbahi Malik bin Anas, Al Muwatta, Kitab al Ridh'a, p 598

[16] Tirmizi, Abu Isa Muhammed bin Isa, Al Sunan, Riadh, Dar ul Salam, Ed.1st, 1999 AD, p 279, Hadith No.1150, Sahih Muslim,Hadith No.1452

لیکن امام طحاوی، امالمومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنھا کی اس روایت پر تنقید کرتے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ قرآن مجید میں دس رضعات کا حکم نازل ہوا تھا پھر پانچ منسوخ ہو گئیں باقی پانچ رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد بھی باقی رہیں۔ اس سلسلے میں امام طحاوی فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے یعنی قابل قبول نہیں، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد اگر پانچ رضعات کا ذکر قرآن مجید میں تھا تو پھر ابھی کیوں نہیں؟ ظاہر ہے رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد تو قرآن مجید کی کوئی آیت بالفظ منسوخ تو نہیں ہو سکتا۔[18]

اس حوالے سے اہل تشیع کا نقطۂ نظر الگ ہے: ان کا کہنا ہے کہ جب تک کوئی بچہ ایک دن اور رات یعنی 24 گھنٹے کسی عورت کا دودھ نہیں پیتا تب تک حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہو گی یا کم سے کم پندرہ مرتبہ مسلسل دودھ پیئے تبھی حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی۔ وہ اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ حرمتِ رضاعت کی اصل وجہ یہ ہے کہ جب کسی بچے کا جسم (ہڈیاں اور گوشت) کسی عورت کے دودھ سے بڑھتا ہے تب وہ اس عورت کے وجود کا حصہ بنتا ہے، جب وہ اس کے وجود کا حصہ بنتا ہے تو پھر حرمتِ رضاعت ثابت ہوتی ہے، اور چونکہ ایک دو مرتبہ یا چار پانچ مرتبہ دودھ پینے سے بچے کا وجود نہیں بڑھتا اس لیے اس سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہو گی۔[19]

شیخ ابو جعفر کلینی امام جعفر صادق کے حوالے سے لکھتے ہیں:

لایحرم الرضاع الا ما انبت اللحم وشد العظم، وفی روایة واما الرضعة والرضعتان والثلاث حتی یبلغ عشرا اذا کن متفرقات فلاباس[20]

"دودھ پلانے سے اس وقت تک حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہو گی جب تک اس سے گوشت پیدا نہ ہو اور ہڈی مضبوط نہ ہو، دوسری روایت میں ہے کہ ایک، دو یا تین مرتبہ دودھ پینے سے یا مختلف اوقات میں دس مرتبہ دودھ پینے سے بھی حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہو گی"

زیاد بن سوقہ امام جعفر صادقؑ سے نقل کرتے ہیں:

---

[17] Tirmiz, Al Sunan, p 279, under the Hadith No. 1150.

[18] Kasani Alaouddin Abu bakar bin Masood, Badai'a al Sanai'a, Beirut, Darul Kutub al Ilmiah, Ed.2nd ,2003 AD,V.5, p.86

52.Muhammed Jawwad, Alfiqh Ala Al Mazahib al Khamsah,V.2, p [19]

[20] Kulaini Abu Jafar Muhammed bn Yaqub, Al Furoo'a min al Kafi, Iran, Qum,publ.Matba' Haidari, Ed. 6th ,1387 H .SH,v.5,p.438-450

لَا يُحَرِّمُ الرَّضَاعُ أَقَلَّ مِنْ رَضَاعِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَوْ خَمْسَ عَشْرَةَ رَضْعَةً مُتَوَالِيَاتٍ مِنِ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ[21]

"کم از کم ایک دن رات یا پندرہ مرتبہ پے درپے ایک عورت کا دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے۔"

زیاد بن سوقہ سے ایک دوسری روایت ہے کہ میں نے امام باقرؑ سے پوچھا: کیا رضاعت کے لیے کوئی معین مدت ہے جس پر عمل کیا جائے؟ پس آپؑ نے فرمایا: جو رضاعت ایک دن رات سے کم ہو یا پندرہ مرتبہ دودھ پینے سے کم ہو تو اس سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور وہ رضاعت ایک عورت اور ایک شوہر سے ہو اس طرح کہ بچے کو درمیان میں کوئی دوسری عورت دودھ نہ پلائے۔ پس اگر ایک عورت لڑکے یا لڑکی کو دس مرتبہ دودھ پلائے اور پھر دس مرتبہ ایک دوسری عورت اس بچے کو دودھ پلائے تو ایسی صورت میں وہ ایک دوسرے پر حرام نہیں ہوتے۔[22]

2۔ رضاعت کی عمر یعنی کتنی عمر تک بچہ دودھ پیئے تو حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی۔

علما کا اتفاق ہے کہ رضاعت کی اصل عمر جو حرمت قائم کرتی ہے وہ دو سال کے اندر اندر ہے۔ یہی مسلک حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ، اہل تشیع اور جمہور فقہا کا ہے۔ ابن مسعود، ابن عمر، ابو ہریرہ، ابن عباس اور سوائے ام المؤمنین بی بی عائشہ کے تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا بھی یہی مسلک ہے۔ ان کے نزدیک اگر دو سال کامل ہونے کہ بعد، کوئی بچہ کسی عورت کا دودھ پیتا ہے تو ایسی صورت میں رضاعت ثابت نہیں ہو گی یعنی وہ بچہ نہ ماں باپ کا رضاعی بچہ ہو گا اور نہ ہی دوسرے بچوں کا رضاعی بہن بھائی ہو گا[23]

ان کی دلیل قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات ہیں:

والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعة[24]

[21] Tusi Muhammed bin Hassan, Al Istibsar fi ma Ukhtulif min al Akhbar, Iran, Qum, Publ:Matba'ah Khurshed, Ed.6th, 1390 H.SH, v.3, p 193, Chapter: Miqdar Ma yahrum min al Ridh'a

[21] Ibid

[23] Ibn-i- Rushd, Bidayatul Mujtahid, p 462, Tusi Muhammed bin Hassan, Al Istibsar, v.3, p 193, Asbahi Malik bin Anas, Al Muwatta, p.598, Hadith No. 1774

[24] Soorah Albaqarah: 233

"اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں، (یہ حکم) اس کے لیے ہے جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے"

وفصاله في عامين[25] "اور بچے کی دودھ چھڑائی دو سالوں میں ہوتی ہے"

اس سے ظاہر ہے کہ دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے۔

ایک دوسری آیت میں ارشاد ہے:

وحمله وفصاله ثلاثون شهرا[26] "بچے کے حمل اور دودھ چھڑائی کی مدت تیس مہینے یعنی ڈھائی سال ہے"

اس آیت میں حمل اور دودھ چھڑائی کی پوری مدت بیان کی گئی ہے۔ اس بات پر اتفاق ہے کہ حمل کی کم سے کم مدت چھ مہینے ہے تو باقی دو سال دودھ پلانے کے لیے رہتے ہیں جیسا کہ پہلی آیات میں دودھ پلانے کی مکمل مدت دو سال بتائی گئی ہے۔

اسی طرح فقہا کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ ماں کا دودھ بچے کے لیے غذائیت کا کام دو سال تک کرتا ہے، اس کے بعد دودھ سے بچے کی غذا مکمل نہیں ہوتی اور نہ اس کی بھوک مٹتی ہے، دو سال کے بعد جب تک اسے دوسری غذا نہ دی جائے تو بچہ بھوکا ہی رہے گا۔ اس پر آپ ﷺ کی وہ روایت دلالت کرتی ہے جو ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جسے بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے:

بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک دن آپ ﷺ گھر تشریف لائے تو میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ پر یہ بات گراں گزری اور میں نے آپ ﷺ کے چہرہ انور پر ناراضگی کے آثار محسوس کیے، تو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرے رضاعی بھائی ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

انظرن من اخوانكن من الرضاعة فان الرضاعة من المجاعة[27]

"دیکھا کرو کہ تمھارے رضاعی بھائی کون ہیں، کیونکہ بھوک (مٹانے والے وقت) کی رضاعت معتبر ہے

---

[25] Soorah Luqman: 14

[26] Soorah Al Ahqaaf: 15

[27] Sahih Bukhari, Kitab al Nikah, chapter La Ridha'a Ba'd Haolain, Hadith No. 5102, Sahih Muslim, Kitab al Ridha'a, Chapter: Inma al Ridha'at min al majaa't, Hadith No. 1455, Ibn-i- Rushd, Bidayatul Mujtahid, p 462

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 2 || July –December 2022 || P. 47-70
https://doi.org/10.29370/siarj/issue15urduar4

اس کے علاوہ ابن عباس سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

لارضاع بعد حولین کاملین وفی روایۃ ابن عمر لا رضاع الا فی الحولین فی الصغر[28]

"دو سال پورے ہونے کے بعد کوئی رضاعت نہیں، ابن عمر کی روایت کے مطابق دو سال کے بچے کی رضاعت معتبر ہے یعنی دو سال بعد دودھ پلانے سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہو گی"

یہ روایات تو اس سیاق میں بالکل واضح ہیں۔

لہذا جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ مدتِ رضاعت دو سال ہے، اس لیے کہ زیادہ سے زیادہ دو سال تک ہی ماں کا دودھ بچے کی بھوک مٹاتا ہے۔

البتہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک مدتِ رضاعت ڈھائی سال تک ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس آیت: وحملہ وفصالہ ثلاثون شھرا "بچے کے حمل اور دودھ چھڑائی کی مدت تیس مہینے یعنی ڈھائی سال ہے" میں حمل اور رضاعت دونوں کی مدت ڈھائی سال بتائی گئی ہے، اس کا مطلب ہے کہ ہر ایک یعنی حمل اور رضاعت کی مدت ڈھائی سال ہے، مگر چونکہ حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال بتائی گئی ہے لہذا رضاعت کی مدت اپنی جگہ پر ڈھائی سال قائم رہے گی۔[29]

ام المومنین بی بی عائشہ اور داؤد ظاہری کے نزدیک بڑی عمر کا آدمی بھی اگر کسی عورت کا دودھ پی لے تو حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی، ان کے ہاں عمر کی کوئی حد نہیں۔ ان کی ایک دلیل تو یہ آیت ہے: وَأُمَّهَٰتُكُمُ ٱلَّٰتِىٓ أَرۡضَعۡنَكُمۡ[30]

"اور تمھاری وہ مائیں (بھی تم پر حرام ہیں) جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا ہے"

ان کا استدلال اس طرح ہے کہ اس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جن عورتوں نے تمھیں دودھ پلایا ہے وہ تم پر حرام ہیں۔ اس آیت میں دودھ پلانے کی کوئی مدت بیان نہیں کی گئی کہ کس عمر تک دودھ پلایا، لہذا عمر کی کوئی قید نہیں ہونی چاہیے۔

اور ان کی دوسری دلیل ام المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنھا کی وہ روایت ہے جسے امام مسلم نے مختلف الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے، ہم اس کا خلاصہ پیش کرتے ہیں:

---

[28] Darul Ma'rifah,ar Qutani, Hafiz Ali bin Umar, Al Sunan, Beirut Libnan, aD Ed.1st, 2001 AD, V.3, p 408, Kasani, Badai'a al Sanai'a, Kitab al Ridha', v.5, p 76

[29] Al Marghinani, Alhidayah, v.2, p 350

[30] Soorah Nisa:23

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 2 || July –December 2022 || P. 47-70
https://doi.org/10.29370/siarj/issue15urduar4

ام المومنین بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! سالم (بن عبید بن ربیعہ) کو ہم نے لے پالا تھا، اب وہ جوان ہو گیا ہے، اس کے منہ میں داڑھی آگئی ہے، میں گھریلو کپڑوں میں ہوتی ہوں اور وہ آتا جاتا ہے، وہ میرے بچے کی طرح ہے لہذا اس کا آنا جانا مجھے پسند ہے، مگر آیاتِ حجاب نازل ہونے کے بعد میرے شوہر ابو حذیفہ کو اس کا میرے پاس آنا جانا پسند نہیں، تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا کہ اسے اپنا دودھ پلا دو تو وہ آپ کا رضاعی بیٹا بن جائے گا، اس نے ایسا ہی کیا پھر ابو حذیفہ کو اس کے آنے جانے پر کوئی اعتراض نہ رہا۔[31]

اس سے استدلال کرتے ہوئے بی بی عائشہ رضی اللہ عنھا اور داؤد ظاہری کہتے ہیں کہ اگر کوئی بڑا آدمی بھی کسی عورت کا دودھ پی لے تو حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی۔

جب کہ تمام ازواجِ مطہرات[32] اور فقہا اس اجازت کو سالم بن عبید کے ساتھ مخصوص سمجھتے ہیں۔ باقی جہاں تک مذکورہ آیت کا تعلق ہے تو اگرچہ یہ آیت رضاعت کی مدت کے حوالے سے مطلق ہے مگر دوسری آیات میں دو سال کی مدت بتادی گئی ہے اور قرآن کی بعض آیات دوسری آیات کی تشریح کر دیتی ہیں لہذا اس آیت کو دوسری آیات کی روشنی میں سمجھنا چاہیے۔

3۔ جب بچہ دو سال کی عمر سے پہلے دودھ چھوڑ دے۔

اگر دو سال کی مدت سے پہلے بچہ دودھ چھوڑ دے یا اس سے دودھ چھڑوایا جائے اور اسے دوسری غذا پر رکھا جائے، اگر وہی بچہ دو سال کی مدت میں کسی عورت کا دودھ پی لے تو کیا اس سے حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی یا نہیں؟

حنفیہ، شافعیہ، حنبلیہ اور اہل تشیع کے ہاں چونکہ مدتِ رضاعت دو سال ہے (جس کے تفصیلی دلائل گزر چکے) لہذا اسی مدت میں اگر بچہ کسی عورت کا دودھ پی لیتا ہے تو حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی، البتہ امام مالک کے ہاں جب بچہ دودھ سے بے نیاز ہو چکا اور اس نے دوسرے کھانے کو اپنی غذا بنالیا تو اب اگر وہ مدتِ رضاعت میں کسی عورت کا دودھ پی لیتا ہے یا اسے پلایا جاتا ہے تو حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہو گی۔ امام مالک کی دلیل یہ حدیث ہے: فان

---

[31] Sahih Muslim, chapter; Al Ridh'a, Hadith No. 1453

[32] Nasai, Al Sunan, Kitab al Nikah, chapter: Ridha'a ul Kabir, p 459, Hadith No.3327

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 2 || July –December 2022 || P. 47-70
https://doi.org/10.29370/siarj/issue15urduar4

الرضاعة من المجاعة[33]"رضاعت حرمت کا باعث تب ہو گی جب اس سے بھوک مٹتی ہو"لیکن چونکہ اب بچہ دودھ کامحتاج نہیں لہذا حرمتِ رضاعت بھی ثابت نہیں ہو گی۔ جب کہ دوسرے ائمہ کہتے ہیں کہ اگرچہ بچے کی غذائی ضرورت دوسرے کھانے سے پوری ہو گئی ہے مگر پھر بھی فطری طور پر رضاعت کی ضرورت بچے کو دو سال تک رہتی ہے، لہذا اگر مدتِ رضاعت میں کسی عورت کا دودھ پیئے گا تو حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی۔[34]اور قرآن مجید میں بھی مدتِ رضاعت مطلقاً دو سال بتائی گئی ہے، اس میں یہ کوئی قید نہیں رکھا گیا کہ اس درمیان میں وہ کوئی دوسری غذا استعمال کرتا ہے یا نہیں۔

4۔ کیا رضاعت میں بچے کا پستان سے چوس کر دودھ پینا حرمتِ رضاعت کے لیے ضروری ہے کہ نہیں؟

اہل سنت کے جمہور فقہا کے نزدیک بچہ عورت کے پستان سے چوس کر دودھ پیئے یا عورت کا دودھ نکال کر اس کے منہ میں ٹپکا یا جائے یا کسی طرح حلق کے راستے اس کے پیٹ میں داخل کر دیا جائے، ہر صورت میں حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی، کیونکہ اصل مقصد دودھ کا بچے کے پیٹ میں پہنچنا ہے جس سے اس کی نشو و نما ہو، پھر خواہ معمول کے طریقے سے پہنچے یا غیر معمولی طریقے سے پہنچے، بہر حال وہ بچے کی نشو و نما کا باعث ہو گا، لہذا اس سے رضاعی رشتہ ثابت ہو گا، البتہ عطاء بن ابی رباح، داؤد ظاہری اور اہلِ تشیع کے ہاں حرمتِ رضاعت کے ثبوت کے لیے لازمی ہے کہ معمول اور معتاد طریقے کے مطابق بچہ عورت کے پستان سے چوس کر دودھ پیئے تب حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی۔ یہ حضرات قرآن مجید میں وارد لفظ "ارضعنکم" سے استدلال کرتے ہیں۔ ارضاع کا مطلب ہوتا ہے پستان سے دودھ پلانا، ارتضاع کا مطلب ہوتا ہے بچے کا عورت کے پستان سے چوس کر دودھ پینا۔ لہذا وہ صرف اس صورت میں حرمتِ رضاعت کے قائل ہیں جب بچہ معتاد اور معمول کی صورت میں ماں کے پستان سے چوس کر دودھ پیئے۔[35]

چنانچہ شیعہ عالم ابو جعفر طوسی عبید بن زرارہ کے واسطے سے امام جعفر صادقؑ سے روایت نقل کرتے ہیں:

---

[33] Sahih Bukhari, Kitab al Nikah, Chapter: La Ridha'a Ba'd Haolain, Hadith No.5102, Sahih Muslim, Kitab al Nikah, Chapter: Innama al Ridha'at min Al Maja'at, Hadith No. 1455, Ibn –i- Rushd, Bidayatul Mujtahid, p 462

[34] Ibn –i- Rushd, Bidayatul Mujtahid, p 464, Tusi, Al Istibsar, v.3, p 193

[35] Ibn –i- Rushd, Bidayatul Mujtahid, p 464

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 2 || July –December 2022 || P. 47-70
https://doi.org/10.29370/siarj/issue15urduar4

عَنْ عبید بن زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّضَاعِ فَقَالَ لَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا ارْتَضَعَ مِنْ ثَدْيٍ وَاحِدٍ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ[36]

"عبید بن زرارہ امام جعفر صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ جب میں نے آپؑ سے رضاعت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ رضاعت ایسی صورت میں حرمت کا باعث ہے جب بچہ پورے دو سال کے اندر پستان سے چوس کر دودھ پیئے۔"

یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ حرمتِ رضاعت کے لیے بچے کا ماں کے پستان سے چوس کر دودھ پینا لازمی ہے۔

علامہ حلی، محقق کرکی اور شیخ یوسف بحرانی نے یہی فتویٰ دیا ہے۔[37]

5۔ کیا دودھ میں پانی وغیرہ کی ملاوٹ معتبر ہے یا نہیں۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی عورت کے دودھ میں پانی، دوائی، یا کسی جانور کا دودھ ملایا جائے اور وہ مدتِ رضاعت میں کسی بچے کو پلایا جائے تو کیا اس سے حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی یا نہیں؟

اس سلسلے میں حنفیہ، غالب کا اعتبار کرتے ہیں یعنی اگر عورت کا دودھ زیادہ ہے اور پانی یا کسی جانور کا دودھ یا دوائی کم مقدار میں ہے تو حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی لیکن اگر عورت کے دودھ کی مقدار کم ہے، پانی، دوائی یا کسی جانور کے دودھ کی مقدار زیادہ ہے تو اس سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہو گی، اس طرح اگر دو عورتوں کا دودھ آپس میں ملایا جائے تو جس کے دودھ کی مقدار زیادہ ہو گی اسی سے حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی[38]۔ مالکیہ سے ابن القاسم حنفیہ سے متفق ہیں۔ جب کہ شافعیہ و حنبلیہ کے ہاں اگر پانچ مرتبہ بچے کے دودھ پینے جتنی مقدار، پانی وغیرہ کے ساتھ مل جائے اور وہ بچے کو پلایا جائے تو اس سے حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی، خواہ دودھ کی مقدار زیادہ ہو یا پانی، دوائی یا کسی

---

[36]Tusi,Al Istibsar v.3, p 198

[37]Hulli Muhammed bin Idrees, Al Saraair,Qum, Iran,Moassasah Nashr –e- Islami, Ed. 2nd, 1410 AH,v.2, p 616, Muhaqqia Karki Ali bin Hussain, Jami'a al Maqasid fi sharah-e- al Qawaad, Qum, Iran, Moassasah Aal-e- bait L-i- Ihya –i- Al Turarath, Ed. 4rth, 1415 AH, v.12, p 211, Buhrani Yousuf, Al Hadaaiq Al Naziah, Beirut, Darul Adh'wa'a, Ed. 3rd, 1413 AH, v. 23, p 319

[38] Almarghinani, Alhidayah, v.2,p 352, Aljazari, Kitabul Fiqh, v.4, p 254

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 2 || July –December 2022 || P. 47-70
https://doi.org/10.29370/siarj/issue15urduar4

جانور کے دودھ کی مقدار زیادہ ہو۔ کیونکہ ان کے اصول کے مطابق پانچ رضعات حرمتِ رضاعت کا موجب ہیں اور اتنی مقدار تو بچے نے پی لی، لہذا حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی۔ اس مسئلہ میں مالکیہ سے ابن الماجشون شافعیہ کے ساتھ متفق ہے یعنی اس کے ہاں بھی حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی، خواہ عورت کے دودھ کی مقدار زیادہ ہو یا پانی وغیرہ کی مقدار زیادہ ہو۔[39] لیکن اگر دودھ کو پنیر، کریم، دہی وغیرہ بنایا جائے یا کھانے کی چیز کے ساتھ ملا کر آگ پر پکایا جائے (جیسے چاول کے ساتھ ملا کر اس کی کھچڑی بنائی جائے یا اس دودھ سے چائے بنائی جائے) تو پھر چونکہ اس پر دودھ کے نام کا اطلاق ہی نہیں ہوتا لہذا اس سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہو گی۔[40]

اہلِ تشیع کے اصول کے مطابق چونکہ پستانوں سے چوس کر دودھ پینا حرمتِ رضاعت کے لیے ضروری ہے، لہذا پستانوں سے دودھ نکال کر اگر بلا ملاوٹ بھی پلایا جائے تو ان کے ہاں حرمتِ رضاعت ثابت نہ ہو گی چہ جائے کہ ملاوٹ کے ساتھ دودھ پلایا جائے۔

6۔ کیا دودھ کا حلق کے ذریعے معدے تک پہنچنا معتبر ہے یا نہیں؟

حرمتِ رضاعت کے ثبوت کے لیے اہل سنت کے تمام فقہاء کے ہاں ضروری ہے کہ مدتِ رضاعت میں دودھ بچے کے پیٹ تک پہنچے، خواہ پستان سے چوس کر حلق کے ذریعے پہنچے، خواہ پستان سے دودھ نکال کر نپل کے ذریعے یا کسی برتن کے ذریعے اس کے پیٹ تک پہنچایا جائے یا ناک میں نلی ڈال کر معدے تک پہنچایا جائے، ہر صورت میں حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی۔ کیونکہ اصل مقصد اس دودھ سے بچے کو غذائیت فراہم کرنا ہے جس سے اس کی نشوونما ہو، سو یہ مقصد ان تمام صورتوں میں حاصل ہو جائے گا۔ حنفیہ اور مالکیہ کے ہاں تھوڑا دودھ معدے تک پہنچے یا زیادہ، حرمت رضاعت ثابت ہو گی بشرطیکہ معدے تک پہنچے۔ اس سلسلے میں علامہ عبدالرحمٰن الجزیری لکھتے ہیں:

ولا فرق بين ان يصل اللبن الى الجوف من طريق الفم بمص الثدى او بصبه فى حلقه او ادخاله من انفه، فمتىٰ وصل اللبن الى معدة الطفل اثناء مدة الحولين ۔۔۔ كان رضاعا شرعيا يترتب عليه التحريم ۔۔۔ سواء كان

---

[39] Kasani Alaouddin, Badai'a al Sanai'a, V.5, p 95, Ibn-i- Rushd, Bidayatul Mujtahid, p 464

[40] Al Marghinani, Alhidayah, V.2, P 352

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 2 || July –December 2022 || P. 47-70
https://doi.org/10.29370/siarj/issue15urduar4

قليلا او كثيرا ولو قطرة واحدة فلابد من وصوله الى الجوف فى مدة الرضاع فلو التقم الحلمة ولم يعلم هل وصل لبن الى جوفه اولا فانه لا يعتبر لان المانع شك۔[41]

"اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دودھ پستان سے چوس کر منہ کے ذریعے بچے کے معدے تک پہنچتا ہے یا حلق کے ذریعے یا ناک کے ذریعے معدے تک پہنچایا جاتا ہے، بہر حال جب دو سال کی مدت میں دودھ بچے کے معدے تک پہنچے گا تو شرعی رضاعت ثابت ہو گی اور اس پر حرمتِ رضاعت کے احکام لاگو ہوں گے، خواہ دودھ تھوڑا ہو یا زیادہ، خواہ ایک قطرہ ہو بشر طیکہ وہ مدتِ رضاعت میں بچے کے معدے تک پہنچے۔ اگر بچے نے پستان کی چوٹی (نپل) کو چوسا اور یہ معلوم نہ ہو سکا کہ دودھ بچے کے معدے تک پہنچا کہ نہیں، تو ایسی صورت میں شک ہونے کی وجہ سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہو گی۔"

شافعیہ اور حنبلیہ کے اصول کے مطابق جب بچہ پانچ رضعات یعنی پانچ مرتبہ دودھ پیئے گا تب رضاعت ثابت ہو گی، سو ان کے اصول کے مطابق جب دودھ پانچ رضعات کی مقدار کے مطابق بچے کے معدے تک پہنچے گا، تب رضاعت ثات ہو گی۔

اہل تشیع کے اصول کے مطابق ضروری ہے کہ بچہ ماں کے پستان سے دودھ چوس کر پیئے تب رضاعت ثابت ہو گی، لہذا پستان سے دودھ نکال کر نپل یا کسی برتن کے ذریعے اگر بچے کے معدے تک دودھ پہنچایا گیا تو ان کے اصول کے مطابق رضاعت ثابت نہیں ہو گی، جیسا کہ امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

لَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا ارْتَضَعَ مِنْ ثَدْيٍ وَاحِدٍ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ[42]

"رضاعت ایسی صورت میں حرمت کا باعث بنے گی جب بچہ پورے دو سال کے اندر اندر پستان سے چوس کر دودھ پیئے"

7۔ کیا دودھ پلانے والی کا شوہر، جسے فحل یا صاحب لبن کہتے ہیں، باپ کے درجے میں ہو گا کہ نہیں۔

اگرچہ قرآن مجید میں صرف رضاعی ماں اور رضاعی بہن کی حرمت کا ذکر ہے مگر جمہور فقہاء؛ حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ اور اہل تشیع کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بچہ جس عورت کا دودھ پیتا ہے اس کا شوہر (جو کہ اس دودھ پیدا ہونے کی وجہ ہے، اس لیے اسے فحل یا صاحبِ لبن یعنی دودھ کی وجہ بننے والا کہتے ہیں) اس بچے یا بچی کا رضاعی باپ بن جائے گا

---

[41] Al Jazari, Kitab Al Fiqh, V.4, P.250-254
[42] Tusi, Al Istibsar, v.3, p 198

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 2 || July –December 2022 || P. 47-70
https://doi.org/10.29370/siarj/issue15urduar4

لہذا رضاعی والد کا باپ، دودھ پینے والے بچے کا دادا بن جائے گا اور اس کی ماں بچے کی دادی بن جائے گی اور اس کے بہن بھائی بچے کے چچا اور پھوپیاں بن جائیں گے اور اس باپ کی دوسری بیوی کی اولاد اس بچے کے لیے باپ شریک بہن بھائی بن جائیں گے، بالکل اسی طرح جس طرح دودھ پلانے والی عورت کی اولاد بچے کے بہن بھائی بن جاتے ہیں اور اس کے والدین بچے کے نانا نانی بن جاتے ہیں اور اس عورت کے بھائی بچے کے ماموں اور بہنیں خالائیں بن جاتی ہیں۔[43]

ان کی دلیل مندرجہ ذیل احادیث ہیں:

ام المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

ان افلح اخا ابی القعیس جاء یستاذن علیها وهو عمها من الرضاعة بعد ان نزل الحجاب فابیت ان آذن له، فلما جاء رسول الله ﷺ اخبرته بالذی صنعت فامرنی ان آذن له[44]

"ابو القعیس کے بھائی افلح جو بی بی عائشہ کے رضاعی چچا تھے انھوں نے احکام حجاب نازل ہونے کے بعد ام المومنین سے ملنے کی اجازت چاہی، ام المومنین فرماتی ہیں کہ میں نے انھی ملنے کی اجازت نہ دی، پھر جب رسول اکرم ﷺ گھر تشریف لائے تو میں نے انھیں پورا ماجرا بتادیا، جس پر آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اسے ملنے کی اجازت دے دو"

صحیح مسلم کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ ام المومنین نے کہا: انما ارضعتنی المرأة ولم یرضعنی الرجل، قال انه عمكِ فليلج عليكِ[45]

"میں نے کہا حضور! مجھے تو (ابو القعیس کی) عورت نے دودھ پلایا ہے، مجھے مرد نے تو دودھ نہیں پلایا (کہ وہ یا اس کا بھائی میرے رضاعی رشتہ دار بن جائیں؟) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آپ کے (رضاعی) چچا ہیں لہذا وہ آپ کے پاس ملنے کے لیے آسکتے ہیں (آپ کو اس سے حجاب کرنے کی ضرورت نہیں)"

---

43 Muhammed Jawwad, Al Fiqh Ala Al Mazahib Al Khamsah,v.2, p.53-54, Ibn – i- Rushd, Bidayatul Mujtahid,p 464, Al Jazari, Kitabul Fiqh, v.4,p.263-264, Al Marghinani, Al Hidayah, v.2,p.351, Al Kulaini, Al Furoo'a Min Al Kafi,v.5,p 440

44 Sahih Bukhari, Chapter: Labanul Fehl, p 912, Sahih Muslim, Chapter: Tahreem ul Ridha't min maa-i- Al Fehal, p.613, Hadith No.1445, Asbahi Malik bin Anas, Al Muwatta, p 596, Hadith No 1763

45 Sahih Muslim, Chapter: Tahreem ul Ridha't min maa-i- Al Fehal, p.613, Hadith No.1445

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 2 || July –December 2022 || P. 47-70
https://doi.org/10.29370/siarj/issue15urduar4

ایک اور روایت ام المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنھا سے ہے کہ "ایک دن آنحضرت ﷺ اس کے گھر میں تشریف فرما تھے، تو بی بی حفصہ کے گھر سے باہر کسی مرد کی آواز سنائی دی جو بی بی حفصہ سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہا تھا، تو میں نے آپ ﷺ کو بتایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کوئی آدمی آپ کی بیوی حفصہ کے گھر آنے کے اجازت مانگ رہا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے خیال میں وہ حفصہ کا رضاعی چچا ہے، تو بی بی عائشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر میرا فلاں رضاعی چچا زندہ ہوتا تو کیا وہ میرے پاس آسکتا تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں بالکل، کیونکہ رضاعت ان رشتوں کو محرم بنادیتی جو ولادت (نسب) کی وجہ سے محرم بن جاتے ہیں"[46]

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنھا فرمایا کرتی تھیں: حرموا من الرضاعة ماتحرمون من النسب[47]

"رضاعت کی وجہ سے ان رشتوں کو محرم رشتے سمجھو جن کو نسب کی وجہ سے محرم رشتے سمجھتے ہو"

اسی طرح کی بہت سی روایات ابو جعفر کلینی نے اپنی کتاب "الفروع من الکافی" میں امام جعفر صادقؓ سے نقل کی ہیں۔[48]

امام مالک اپنی مؤطا میں امازہری سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: والرضاعة من قِبَل الرجال تحرم[49]

"رضاعت مردوں کی طرف سے بھی محرمیت کا باعث ہوتی ہے"

8۔ رضاعت کا ثبوت یعنی رضاعت کیسے ثابت ہو گی۔

اصل مسئلے کی صورت یہ ہے کہ رضاعت ثابت کیسے ہو گی کہ اس مرد یا عورت نے فلاں عورت کا دودھ پیا ہے یا ان دونوں میں کوئی رضاعی رشتہ ہے، مثلاً رضاعی بہن بھائی کا یا رضاعی باپ بیٹی کا یا رضاعی چچا بھتیجی کا یا ماموں بھانجی کا وغیرہ۔

اس بات پر تمام فقہا کا اتفاق ہے کہ رضاعت خود مرد و عورت کے اقرار یا دوسرے لوگوں کی گواہی سے ثابت ہو گی۔

---

46 Ibid, Hadith No. 1444, Asbahi Malik bin Anas, Al Muwatta, p.596, Hadith No. 1762

47 Ibid

48 Al Kulaini, Al Furoo'a min Al Kafi, Chapter Sifat Laban Al Fehl, v. 5, p,440-443

49 Asbahi Malik bin Anas, Al Muwatta, p 598, Hadith No. 1773

لیکن گواہی سے رضاعت کے ثبوت میں فقہا کا اختلاف ہے کہ آیا گواہی کے لیے عام قاعدے کے تحت دو عادل مرد گواہی دیں یا ایک عادل مرد اور دو عادل عورتیں گواہی دیں یا ایک مرد یا ایک عورت یا دو عورتوں یا چار عورتوں کی گواہی معتبر ہو گی؟

اس سیاق میں حنفیہ میں سے صاحبین (امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنھما) کا موقف یہ ہے کہ رضاع کا معاملہ بھی عام مالی معاملات کی طرح ہے، اس لیے اس کے ثبوت کے لیے بھی مالی معاملات کی طرح کی گواہی معتبر ہو گی یعنی دو عادل مرد گواہی دیں یا ایک عادل مرد اور دو عادل عورتیں گواہی دیں تب رضاعت ثابت ہو گی، اس لیے کہ جیسے دوسرے مالی معاملات میں گواہی کا یہ نصاب معتبر ہے اسی طرح رضاعت کے معاملے میں بھی یہی نصاب معتبر ہو گا، کیونکہ اس گواہی سے کسی مرد اور عورت کا نکاح ختم ہو سکتا ہے، لہذا یہ مالی معاملات کی طرح ہے۔[50] چنانچہ مالی معاملات کے ثبوت کے لیے قرآن مجید نے گواہی کا یہ اصول مقرر کیا ہے:

فاستشهدوا شهيدين من رجالكم فان لم يكونا رجلين فرجل وامرأتان ممن ترضون من الشهداء[51]

"سو تم اپنے مردوں میں سے دو مرد گواہ بناؤ، لیکن اگر دو مرد موجود نہ ہوں تو پھر ایک مرد اور دو عورتیں ہوں ان لوگوں میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو یعنی قابل اعتماد ہوں"

مالکیہ کے ہاں دو مردوں یا دو عورتوں یا ایک مرد اور ایک عورت کی گواہی سے رضاعت ثابت ہو گی بشرطیکہ عادل ہوں۔[52] یہاں تک کہ مالکیہ کے ہاں اگر ایک عادل عورت بھی کسی مرد اور عورت کے بارے میں رضاعت کی گواہی دے تو وہ قابل قبول ہو گی۔ مالکیہ کے مطابق حرمتِ رضاعت شرعی حقوق میں سے ایک حق ہے، لہذا وہ خبرِ واحد سے ثابت ہو گا، وہ اس کی مثال اس طرح دیتے ہیں کہ جیسے کسی شخص نے گوشت خریدا اور اسے کسی ایک نے بتایا کہ یہ جانور تو کسی مجوسی نے ذبح کیا تھا، تو اس پر اس گوشت کا کھانا حرام ہو جاتا ہے، اسی طرح رضاعت کے معاملے کو سمجھا جائے۔[53] اسی کے ساتھ وہ حضرتِ عقبہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں: حضرت عقبہ رضی اللہ

---

[50] Al Maghinani, Alhidayah, v.2, p 354
[51] Soorah Al Baqarah: 282
[52] Al Jazari, Kitab al Fiqh,v.4, p. 275
[53] Al Maghinani, Al hidayah, v.2, p 354

Vol. 8, No. 2 || July –December 2022 || P. 47-70
https://doi.org/10.29370/siarj/issue15urduar4

عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی، پھر ایک سیاہ خاتون آکر ہم دونوں میاں بیوی کو کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو اپنا دودھ پلایا ہے (جس کا مطلب تھا کہ آپ دونوں رضاعی بہن بھائی ہو، لہذا تمہارا نکاح نہیں ہو سکتا)، اس لیے میں مسئلہ دریافت کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا آیا، میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے فلاں بنت فلاں سے نکاح کیا ہے، نکاح کے بعد ایک سیاہ خاتون آکر کہتی ہے کہ میں نے تم دونوں کو اپنا دودھ پلایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے، آپ ﷺ نے میری بات سن کر دوسری طرف منہ پھیر لیا، پھر میں اسی طرف رسول اللہ ﷺ کے پاس آگیا اور میں نے کہا حضور! وہ جھوٹ بول رہی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اب اسے کیسے رکھو گے جب کہ وہ کہہ رہی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے؟ لہذا اسے چھوڑ دو"[54]

شافعیہ اور اہلِ تشیع کے نزدیک رضاعت مردوں اور عورتوں کی گواہی سے ثابت ہو گی۔ لہذا اگر دو مرد گواہی دیں یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں یا چار عورتیں گواہی دیں تو حرمت رضاعت ثابت ہو گی۔ گویا کہ شافعیہ اور اہلِ تشیع ایک مرد کی جگہ دو عورتوں کو رکھتے ہیں، لہذا اگر کوئی مرد نہ ہو، صرف عورتیں گواہی دے رہی ہوں تو پھر چار کا نصاب ضروری ہے۔ لیکن شافعیہ کے ہاں یہ لازم ہے کہ گواہ اس بات کا ضرور ذکر کریں کہ بچے نے مدتِ رضاعت میں کم سے کم پانچ مرتبہ ایک عورت کا دودھ پیا ہے اور اہلِ تشیع کے ہاں یہ لازم ہے کہ گواہ گواہی دیں کہ مدتِ رضاعت میں بچے نے ایک دن اور ایک رات یا 15 مرتبہ مسلسل ایک عورت کا دودھ پیا ہے[55]

امام ابو حنیفہ کے نقطۂ نظر کے مطابق ایسے مسائل جن پر صرف عورتیں ہی واقف ہو سکتی ہوں، مرد عموماً ان سے ناواقف ہوتے ہوں جیسے ولادت، رضاعت، عورت کی بلوغت وغیرہ ان میں ایک عورت کی گواہی بھی کافی ہے، لہذا امام ابو حنیفہ کے ہاں ایک عورت کی گواہی سے بھی حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی۔[56]

---

[54] Sahih Bukhari, Chapter: Shahadat ul Murdhi'a, p 913, Hadith No. 5104, Tirmizi, Kitab al Ridha', Chapter: Ma jaa' fi shahadat –i- Al Mara't al Wahidah fi Al Ridha'a, p 279, Hadith No. 1151
[55] Al Jazari, Kitab al Fiqh,v.4, p. 276, Hulli Muhammed bin Idrees, Al Saraair,v2,p 127,
[56] Ibn –i- Rushd, Bidayatul Mujtahid, p. 465

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 2 || July –December 2022 || P. 47-70
https://doi.org/10.29370/siarj/issue15urduar4

حنبلیہ کے ہاں بھی رضاعت اقرار اور گواہی دونوں سے ثابت ہو گی۔ گواہی کے سلسلے میں حنبلیہ کا مسلک یہ ہے کہ رضاعت دو مردوں، ایک مرد دو عورتوں اور ایک مرد وایک عورت کی گواہی سے بھی ثابت ہو گی۔ ان کی دلیل ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے ایک روایت ہے جسے امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے سوال کیا کہ رضاعت میں کتنے گواہ درکار ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مرد وایک عورت۔ حنبلیہ یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر ایک عادل عورت بھی رضاعت کی گواہی دے تو وہ قابل قبول ہو گی، اس لیے کہ رضاعت ان مسائل میں سے ہے جن سے صرف خواتین واقف ہوتی ہیں، جیسے ولادت کے بارے میں صرف اکیلی عورت (دایہ/نرس/عورت ڈاکٹر) کی گواہی معتبر ہے اسی طرح رضاعت میں بھی اکیلی معتبر عورت کی گواہی قابل قبول ہو گی۔[57] اسی طرح حنبلیہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو بھی بطور استدلال پیش کرتے ہیں۔[58]

9۔ دودھ پلانے والی کی صفت

صورتِ مسئلہ یہ ہے کہ دودھ پلانے والی عورت کی صفت کیا ہونی چاہیے؟ آیا اس کا جائز نکاح کے ساتھ شادی شدہ ہونا ضروری ہے، یا کنواری جسے دودھ آگیا ہو، بیوہ، زنا سے بچہ جننے والی، زندہ یا مردہ، ہر عورت کے دودھ سے حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی؟

اس حوالے سے **حنفیہ، شافعیہ اور مالکیہ** کا کہنا ہے کہ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ عورت بالغہ ہو یا نابالغہ، کنواری ہو یا بیوہ، جائز نکاح کے ساتھ کسی کی منکوحہ ہو یا نکاحِ باطل کے ساتھ، یا زنا سے حاملہ ہوئی ہو، حائضہ ہو یا حیض سے مایوس ہو چکی ہو، زندہ ہو یا مردہ۔ جس صورت میں بھی اسے دودھ آئے گا اور کوئی بچہ اس کا دودھ پیئے گا تو ان کے مابین حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی۔ کیونکہ یہ دودھ بچے کی نشو ونما کا باعث ہو گا، جس کی وجہ سے وہ اس عورت کا جزو بن جائے گا۔ البتہ شافعیہ مردہ عورت کے دودھ سے حرمتِ رضاع کے قائل نہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ حرمتِ رضاعت کے ثبوت میں اصل تو دودھ پلانے والی عورت ہے، پھر اسی کے واسطے سے دوسرے رشتے حرام ہوتے ہیں اور اس کے مرنے کے بعد تو وہ حرمت کی محل ہی نہیں رہی تو پھر اس سے حرمتِ رضاعت کیسے ثابت ہو گی۔[59]

---

57 Aljazri, Kitabul Fiqh, v.4, p.277
58 Tirmizi, Al Jami'a, Kitab al Ridha'a, P.280, Hadith No. 1151
59 Ibn-i- Rushd, Bidayatul Mujtahid, p 466, Al Marghinani, Al Hidayah, v.2,

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 2 || July –December 2022 || P. 47-70
https://doi.org/10.29370/siarj/issue15urduar4

حنبلیہ کنواری عورت کے دودھ پینے سے احکامِ رضاعت کو ثابت نہیں مانتے۔ان کے ہاں ضروری ہے کہ دودھ پیدا ہونے کی وجہ حمل ہو، خواہ جائز مباشرت سے یا ناجائز مباشرت سے۔[60] کیونکہ بلا مباشرت پیدا ہونے والا دودھ حقیقت میں دودھ ہے ہی نہیں۔

اہل تشیع کے نزدیک ضروری ہے کہ عورت کو دودھ جائز مباشرت سے پیدا ہوا ہو، لہذا کنواری عورت کے دودھ یا زنا سے پیدا شدہ دودھ سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہو گی۔ان کی دلیل امام جعفر صادق کی یہ روایت ہے:

قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام: امراۃ در لبنها من غیر ولادۃ فارضعت ذکراناً و اناثاً ایحرم من ذلك ما یحرم من الرضاع فقال لی: لا۔[61]

"میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا: ایسی عورت جس کا دودھ بچے کی ولادت کے بغیر جاری ہو اور وہ دودھ اس نے چند لڑکے اور لڑکیوں کو پلایا ہو، تو کیا یہ رضاعت، حرمت کا سبب ہے یا نہیں؟ تو امامؑ نے فرمایا: نہیں۔"

پس اس روایت سے معلوم ہوا کہ ایسا دودھ جو وضع حمل کے بغیر جاری ہو، رضاعت کے حرام ہونے کا موجب نہیں ہوتا۔اس کے علاوہ محقق کرکی، یوسف بحرانی، محمد حسن نجفی نے اسی روایت سے تمسک کرتے ہوئے فتویٰ دیا ہے۔[62]

ان کے ہاں یہ ضروری نہیں کہ دودھ پلانے کے وقت عورت شوہر کے نکاح میں ہو، اگر اس کا شوہر فوت ہو گیا ہو یا اس نے اسے طلاق دے دی ہو پھر بھی اس سے حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی، کیونکہ وہ دودھ جائز مباشرت سے پیدا ہوا ہے۔[63]

خلاصہ:

---

p.352

[60] Muhammed Jawwad, Al Fiqh Ala Al Mazahib Al Khamsah, v.2, p 51

[61] Hurr Aamili Muhammed, Wasail ul Shia, Beirut,Moassasah Aal Bait Li Ihya –i-al Turath,Ed. 1st , 1413 H, v.2, p 398

[62] Muhaqqiq Karki Ali bin Hussain, Jami'a al Maqasid fi Sharh al Qawaid,v.12,p 203, Al Haaiq Al Nazirah, v,23,p.288, Najafi Muhammed Hassan, Jawahirul Kalam,Beirut,Dar Ihya-i- Al Turath Al Arabi, Ed.7th v.29, p. 264

[63] Muhammed Jawwad, Al Fiqh Ala Al Mazahib Al Khamsah, v.2, p 51

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 2 || July –December 2022 || P. 47-70
https://doi.org/10.29370/siarj/issue15urduar4

انسان کے عائلی اور معاشرتی مسائل میں رضاعت کا مسئلہ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ کبھی کبھی کچھ خواتین اپنی مجبوریوں کی بناپر اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلا سکتیں یاان کا دودھ بچوں کی غذائیت کے لیے ناکافی ہوتا ہے یا کچھ بچوں کی مائیں مدتِ رضاعت میں فوت ہو جاتی ہیں اور وہ بچے سوائے ماں کے دودھ کے کسی اور خوراک پر زندہ نہیں رہ سکتے یا دوسری خوراک ان کے لیے باعثِ مضرت ہوتی ہے، لہذا ایسے بچوں کے لیے کسی دودھ پلانے والی خاتون کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ بچے کی رضاعت کے لیے کسی عورت کو معاوضے پر یا بلا معاوضہ لیا جائے اور اس کی رضاعت کی خدمات حاصل کی جائیں۔

اس سلسلے میں جمہور فقہائے اہل سنت و اہل تشیع کا اتفاق ہے کہ جو عورت کسی بچے کو دودھ پلاتی ہے وہ اس کے لیے ماں کی طرح بن جاتی ہے اور اس کی اولاد اس بچے کے لیے بہن بھائی کی طرح بن جاتے ہیں، اور اس عورت کا شوہر اس بچے کے لیے باپ کی طرح بن جاتا ہے، مطلب کہ رضاعت کی وجہ سے وہ تمام رشتے اس بچے یا بچی پر حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں، یعنی ان کے مابین نکاح کا تعلق قائم نہیں ہو سکتا اور ان کے درمیان اجنبیوں والا حجاب بھی نہیں ہو گا۔ ایسا بچہ یا بچی اپنے رضاعی رشتے داروں کے پاس بلا حجاب آ جا سکتے ہیں۔

البتہ جس بچے یا بچی نے کسی عورت کا دودھ پیا ہے، اس عورت، اس کے شوہر یا ان کی اولاد پر، دودھ پینے والے بچے یا بچی کے والدین، بہن، بھائی وغیرہ حرام نہیں ہوں گے۔ کیونکہ رضاعت کی وجہ سے صرف اس دودھ پینے والے بچے یا بچی سے حرمت کا رشتہ قائم ہوا ہے، اس کے باقی رشتے داروں کے ساتھ نہیں۔ اسی طرح دودھ پینے والے بچے یا بچی کے رشتہ داروں کے ساتھ دودھ پلانے والی عورت کا اگر کوئی اور محرمیت کا رشتہ نہیں تو پھر ان کے لیے حجاب کے احکام بھی اجنبیوں یا غیر محرموں والے رہیں گے۔

اس بات پر سوائے بی بی عائشہ رضی اللہ عنھا اور داؤد ظاہری کے جمہور فقہا کا اتفاق ہے کہ مدتِ رضاعت صرف دو سال ہے، دو سال کے اندر اندر کسی بچے نے کسی عورت کا دودھ پیا تو رضاعت کے احکام ثابت ہوں گے، لیکن دو سال کے بعد اگر کسی بچے نے یا بڑی عمر والے مرد یا عورت نے کسی عورت کا دودھ پیا تو رضاعت کے احکام صادر نہیں ہوں گے۔

حنفیہ اور مالکیہ کے ہاں مدتِ رضاعت کے اندر کوئی بچہ کسی عورت کا تھوڑا دودھ پیئے یا زیادہ، پستانوں سے پیئے یا پستانوں سے دودھ نکال کر کسی برتن کے ذریعے اسے دودھ پلایا جائے، حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی، شافعیہ اور حنبلیہ کے ہاں پانچ مرتبہ دودھ پینے سے حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی، اہل تشیع کے ہاں 24 گھنٹے یا کم سے کم 15 مرتبہ کسی عورت کا پستانوں سے چوس کر دودھ پینے سے حرمتِ رضاعت ثابت ہو گی۔

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 2 || July –December 2022 || P. 47-70
https://doi.org/10.29370/siarj/issue15urduar4

اس بات پر تمام فقہاکااتفاق ہے رضاعت اقرار سے ثابت ہو گی یا گواہی سے۔ گواہی کے سلسلے میں حنفیہ کے ہاں دو مردوں یاایک مرد دو عورتوں کی گواہی سے رضاعت ثابت ہو گی،امام ابو حنیفہ،امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے ہاں ایک قابل اعتماد عورت کی گواہی سے بھی رضاعت ثابت ہو گی اور امام شافعی کے ہاں اگر کوئی مرد گواہ نہ ہو تو پھر چار عورتوں کی گواہی سے رضاعت ثابت ہو گی۔

تجاویز:

اگر کوئی بچہ لاوارث ہے یا اس کی ماں کو دودھ نہیں آتا یا اس کا دودھ اس کے لیے ناکافی ہے اور بچے کے والدین اس کے لیے کسی دودھ پلانے والی کا انتظام نہیں کر سکتے تو جو عورت اس بچے کو اپنا دودھ پلا کر اس کی جان بچا سکتی ہے اس پر لازم ہے کہ ایسے بچے کو دودھ پلا کر اس کی جان بچائے، کسی ایک انسان کی جان بچانا پوری انسانیت کی جان بچانے کے برابر ہے۔ اگر ایسی صورت میں کوئی عورت بچے کو دودھ نہیں پلاتی تو گنہگار ہو گی۔

آج کل بچوں کی خوراک بازار میں آسانی سے مل جاتی ہے لہذا کسی ڈاکٹر کے مشورے کے بنا، غیر ضروری طور پر کسی بچے کو دودھ نہ پلایا جائے تاکہ حرمتِ رضاعت کے مسائل پیدا نہ ہوں۔

رضاعت کے معاملے میں کچھ خواتین بے احتیاطی کا مظاہرہ کرتی ہیں؛ اپنے کسی عزیز یا پڑوسی کے بچے کو روتے ہوئے دیکھا تو اسے اٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور دودھ پلا دیا۔ ایسی خواتین کو یہ اندازہ ہی نہیں ہوتا کہ اس دودھ پلانے کے نتائج کیا نکلیں گے۔ کبھی اس بے احتیاطی کی وجہ سے اچھے رشتے ایک دوسرے پر حرام ہو جاتے ہیں، لہذا خواتین کو چاہیے کہ اپنے شوہروں سے مشورہ کیے بنا ایسا قدم مت اٹھائیں تاکہ اس کے نتائج سے دوچار نہ ہونا پڑے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)